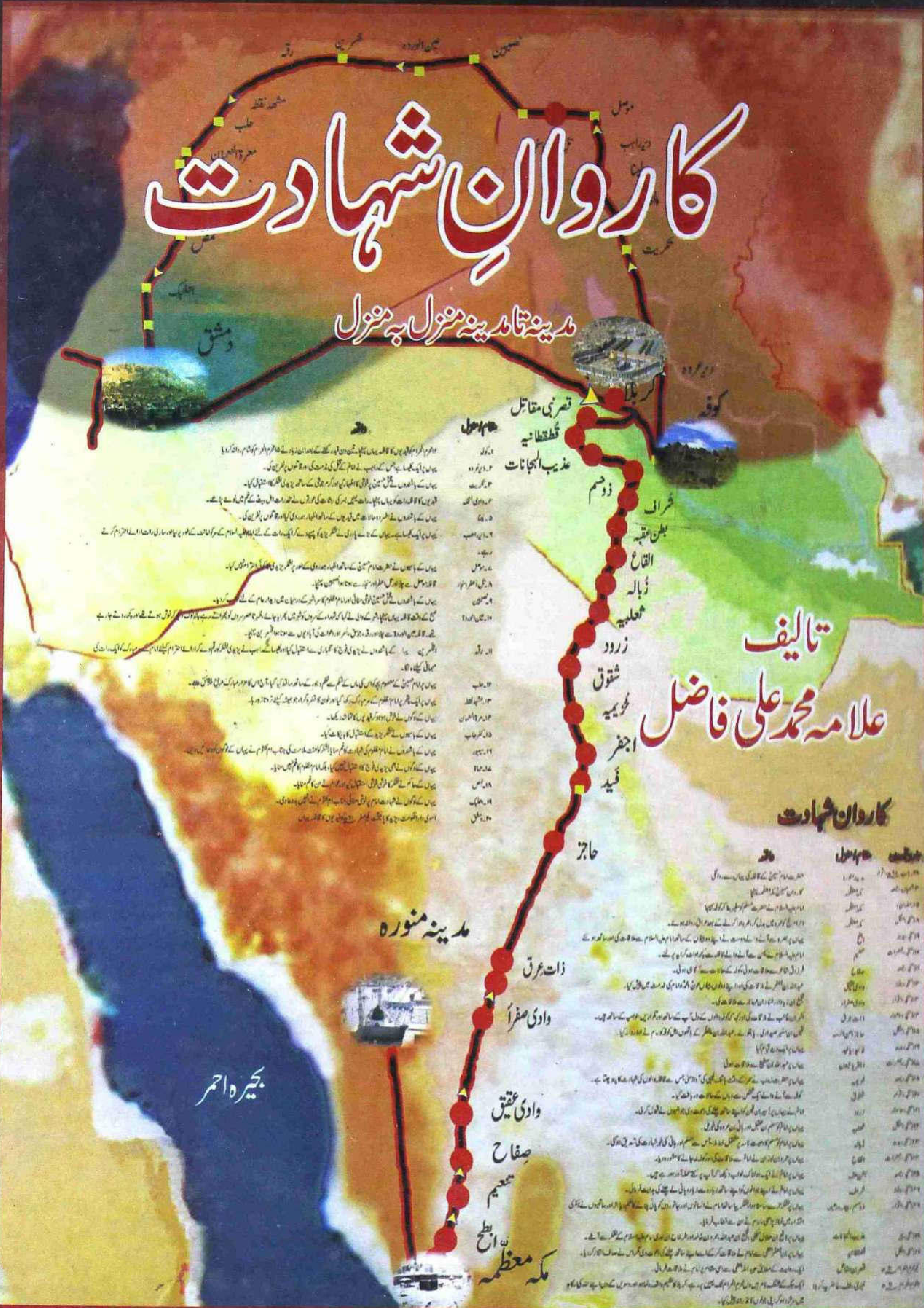
کاروانِ شہادت

مدینہ تا مدینہ منزل بہ منزل

تالیف
علامہ محمد علی فاضل



قال سیّد الشّہدآء ابو عبد الله الحسین علیه السلام :

............اِنَّمَا خَرَجْتُ لِطَلَبِ الْاِصْلَاحِ فِی اُمَّةِ جَدِّی ....

کاروانِ شہادت

مدینه تا مدینه، منزل به منزل

HadiTV

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی

ناشر:

مکتبۃ الہادی

جامعۃ الکوثر۔ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف کتاب

نامِ کتاب: کاروانِ شہادت، مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل

پیشکش: ہادی ٹی وی اسلام آباد مرکز

ناشر: مکتبۃ الہادی _ جامعۃ الکوثر **اسلام آباد**

تعاون: جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام (رجسٹرڈ)

راجن پور، پنجاب پاکستان

فنی تعاون: مہدی فاضل

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الہادی - جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2

اسلام آباد فون: 0333-6446072

اشاعت دوم: 2010ء

ہدیہ: -/350 روپے

''اَللّٰھُمَّ اِنَّا اَھْلُ بَیْتِ نَبِیِّکَ وَ ذُرِّیَّتُہٗ وَقَرَابَتُہٗ ،فَاقْصِمْ مَّنْ ظَلَمَنَا وَغَصَبَ حَقَّنَا اِنَّکَ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ''

پروردگارا! ہم تیرے نبی کے اہلِ بیتؑ ان کی اولاد اور قرابتدار ہیں،، خداوندا! جن لوگوں نے ہم پر ظلم کیا ہے اور ہمارے حق کو غصب کیا ہے انہیں ذلیل وخوار فرما، یقیناً تو اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اور ان کے قریب ہے۔

محمد بن اشعث جو کہ فوج کے ایک دستے کا کمانڈر بھی تھا اور لشکر کی اگلی صفوں میں بھی تھا، امام کے یہ کلمات سن کر آپ کی طرف بڑھا اور کہا:

''اَیُّ قَرَابَةٍ بَیْنَکَ وَبَیْنَ مُحَمَّدٍ (ص) ؟''

تمہارے اور محمد (ص) کے درمیان کونسی رشتہ داری ہے؟''

امام عالی مقامؑ نے اس کی جو یہ ہٹ دھرمی اور صریح انکار ملاحظہ فرمایا تو اپنے دکھی دل سے اسے اس طرح بددعا دی:

''اَللّٰھُمَّ اَرِنِی فِیْہِ فِی ھٰذَا الْیَوْمِ ذُلًّا عَاجِلاً''

پروردگارا! تو یہ شخص مجھے آج ہی فوری طور پر ذلیل وخوار ہوتا دکھا۔

ایک مہربان اور رحیم امام کے دکھی دل سے نکلی ہوئی یہ دعا فوراً ہی مقام اجابت کو جا پہنچی، چنانچہ تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ شخص قضائے حاجت کیلئے ایک علیحدہ گوشے میں چلا گیا وہاں پر ایک کالے بچھو نے اس کی شرمگاہ کو ڈس لیا، اور وہ بچھو کے زہر کے عذاب میں مبتلا ہو گیا بعض روایات کے مطابق وہ وہیں پر ہلاک ہو گیا، جبکہ بعض دوسری روایات کے مطابق وہ امیر مختارؒ کی حکومت تک زندہ رہا اور اسی عذاب میں کڑھتا رہا اور یہاں تک کہ امیر مختار نے اسے جہنم واصل کیا۔

۲۔انساب الاشراف جلد ۳ ص ۱۹۱، کامل، مقتلِ خوارزمی جلد ۱ ص ۲۴۹، تاریخ ابن عساکر ص ۵۶ میں ہے ،اور بلاذری، ابن اثیر اور دیگر کئی مورخین لکھتے ہیں کہ:''جب یزیدی فوج خیام حسینی (ع) سے نزدیک تر ہوتی جارہی تھی تو ایک شخص بنام عبداللہ بن حوزہ تمیمی نے آگے بڑھ کر بلند آواز کے ساتھ اصحابِ حسینؑ کو مخاطب کر کے کہا:

''أَفِیْکُمْ حُسَیْنٌ ؟'' کیا تمہارے درمیان میں حسینؑ موجود ہے؟

کسی نے جواب نہ دیا، پھر اس نے دوسری اور تیسری مرتبہ یہی سوال کیا کہ ''أَفِیْکُمْ حُسَیْنٌ ؟'' تو ایک شخص نے امامؑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: ''ھٰذَا الْحُسَیْنُ فَمَا تُرِیْدُ فِیْہِ؟'' یہ حسینؑ ہیں تم کیا چاہتے ہو؟

عبداللہ بن حوزہ نے امام (ع) کی طرف منہ کر کے کہا:

''اَبْشِرْ بِالنَّارِ'' حسینؑ! تمہیں آگ کی خوشخبری ہو۔

یہ سن کر امامؑ نے فرمایا:

کَذبْتَ بَلْ اَقْدَمُ عَلٰی رَبٍّ غَفُورٍ کَرِیْمٍ مُطَاعٍ شَفِیْعٍ ، فَمَنْ اَنْتَ ؟

جھوٹ کہتے ہو، بلکہ میں ایسے رب غفور کی جانب جا رہا ہوں جو کریم واجب الطاعة اور شفاعت کو قبول کرنے والا ہے، تو بتا کہ تو کون ہے؟

اس نے کہا: ''میں حوزہ کا بیٹا ہوں'' تو امامؑ نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے اس کے باپ کے نام کی مناسبت سے یوں بددعا کی:

''اَللّٰھُمَّ حُزَّهُ اِلَی النَّارِ'' خداوندا! تو اسے آگ کی طرف کھینچ لے''

ابن حوزہ امامؑ کی اس بددعا سے بہت جز بز ہوا، اور اس نے گھوڑے کو تازیانہ لگایا جس کی وجہ سے اس نے بڑے زور سے جست لگائی اور ابن حوزہ اس کی پیٹھ سے ایک گڑھے میں جا گرا اور اس کا پاؤں گھوڑے کی رکاب میں پھنس گیا اور وہ اسے اِدھر اُدھر گھسیٹتا پھرا، آخر کار وہ اسے اس خندق میں جلتی آگ کے پاس لے گیا اور اس کے نیم جان کٹے پھٹے ڈھانچے کو آگ میں گرا دیا، اس طرح وہ جہنم میں جلنے سے پہلے دنیا کی آگ اور ملنے والے جلد عذاب کی بھینٹ چڑھ گیا۔

جب امامؑ نے یہ دیکھا تو آپ نے اپنی دعا کی جلد قبولیت پر خدا کا شکر ادا کرنے کیلئے اپنا سر سجدے میں رکھ دیا۔

ابن اثیر یہ ماجرا بیان کرنے کے بعد مسروق بن وائل حضرمی کی زبانی نقل کرتے ہیں کہ: ''میں انعام اور مالِ غنیمت کے حصول کی لالچ میں یزید کی فوج کی اگلی صف میں تھا کہ حسینؑ کا سر کاٹ کر ابن زیاد سے انعام لوں گا لیکن جب میں نے ابن حوزہ کے انجام کو اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ اس خاندان کا اللہ کے نزدیک ایک خاص احترام ہے، لہٰذا میں نے اپنے آپ کو پیچھے ہٹا لیا اور واپس آ گیا اور اپنے تئیں کہا: ''مجھے آتش جہنم میں جلنے سے بچنے کیلئے اس خاندان سے جنگ نہیں کرنی چاہئے''

۳۔ انساب الاشراف جلد۳ ص ۱۸۱ میں ہے کہ: ''بروز عاشورا عبداللہ بن حصین ازدی نے باآواز بلند کہا: حسینؑ! فرات کے اس پانی کو دیکھ رہے ہو کہ کس طرح صاف وشفاف نیلگوں آسمانی رنگ میں ٹھاٹھیں مار کر بہہ رہا ہے، اللہ کی قسم! اس کا ایک قطرہ بھی ہم تمہارے حلق تک نہیں پہنچنے دیں گے یہاں تک کہ تم پیاس کی حالت میں اس دنیا سے رخصت ہو جاؤ۔

اس نے امامؑ کے دل پر گہرا گھاؤ لگایا، امام نے اس کی شکایت اللہ کی بارگاہ میں ان الفاظ میں کی: